باب7

کھڑکی سے

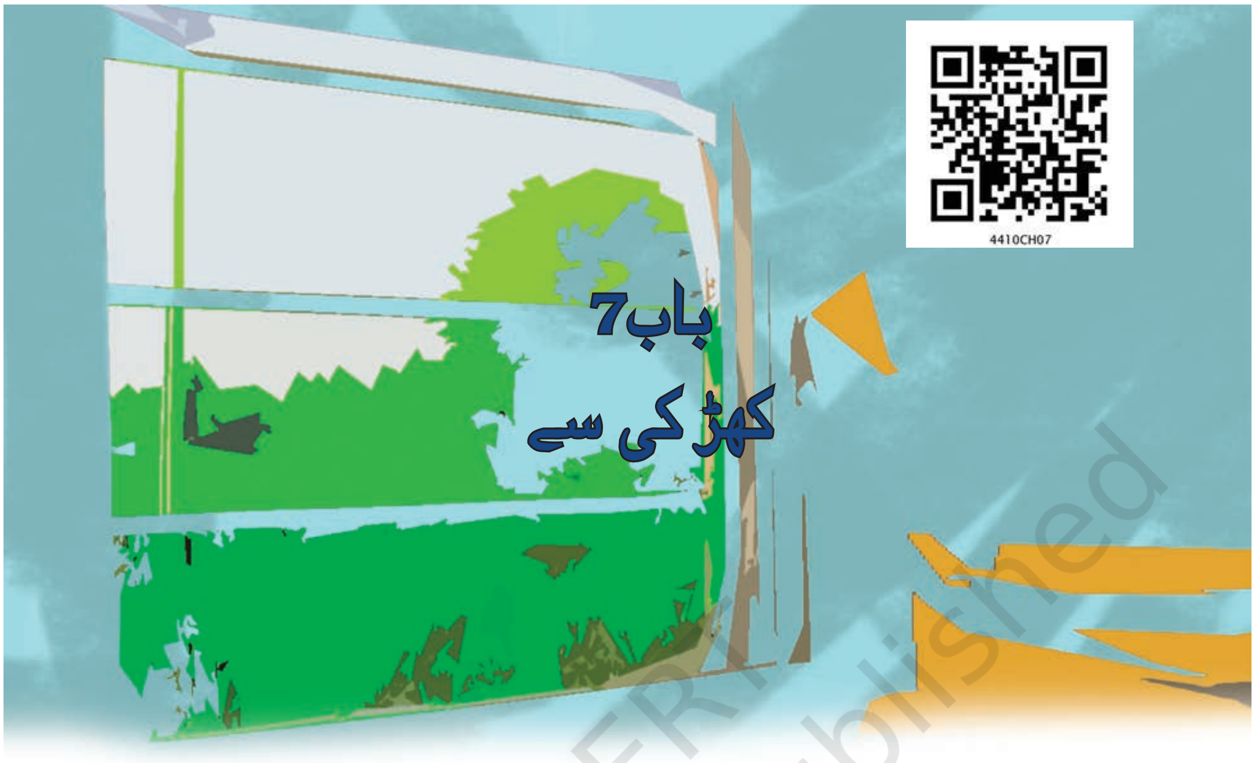

17 مئی

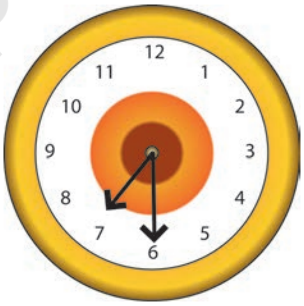

اب صبح ہوگئی ہے۔ گذشتہ رات میں جلدی سونے چلی گئی۔ بہت اندھیرا تھا باہر، کچھ بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ آج صبح جب ریل گاڑی رکی تو میں جاگ اٹھی۔ یہ مڈگاؤں تھا۔ یہ پلیٹ فارم پر لگے بورڈ پر لکھا ہوا تھا۔ اپّا نے کہا کہ ہم ریاست گوا سے گذر رہے ہیں۔

ہم اسٹیشن پر اترے اور کچھ گرم چائے پی اور اپنی پانی کی بوتلیں بھریں۔ ٹرین پھر حرکت میں آ گئی۔ باہر کے منظر کو بیان کرنا مشکل ہے! وہ اتنا خوبصورت ہے۔ ہر طرف ہریالی ہی ہریالی ہے۔ سرخ مٹی کے میدان، ہری ہری فصلیں اور پیڑوں سے ڈھکی ہوئی پہاڑیاں۔ کبھی کبھی چھوٹے تالاب بھی نظر آ جاتے ہیں۔

اور بہت دور پہاڑیوں کے پیچھے اور پانی دکھائی دے رہا ہے۔ میں فیصلہ نہیں کر پا رہی ہوں کہ یہ دریا ہے یا سمندر۔ ہوا میں خنکی ہے اور یہ اتنی خشک نہیں ہے جیسی کہ احمد آباد میں ہوتی ہے۔

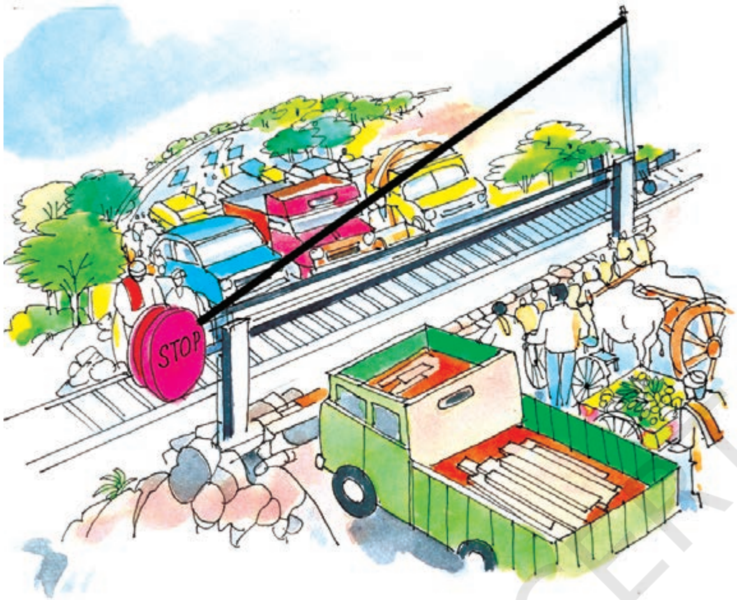

ریل گاڑی ایک ’ریلوے لائن کراسنگ‘ سے گذری کراسنگ کے دونوں جانب لوگ انتظار کر رہے ہیں کہ ریل گذر جائے۔ لوگوں سے بھری ہوئی بسیں، موٹر گاڑیاں، ٹرک، آٹو رکشہ، سائیکل، موٹر سائیکل، اسکوٹر اور یہاں تک کہ تانگے اور بیل گاڑیاں لوگوں اور سامان سے بھرے ہوئے ہیں۔ کچھ لوگ تو اپنی گاڑیوں کا انجن بند ہی نہیں کرتے، چاہے انھیں کتنی دیر انتظار کرنا پڑے۔ یہاں بہت زیادہ شور اور دھواں ہے۔ میں دیکھتی ہوں کہ کچھ لوگ ریلوے لائن کراسنگ کی سلاخوں کے نیچے سے جا رہے ہیں۔ یہ کتنا خطرناک ہے!

کبھی کبھی ہماری ریل دوسری ریل کو کراس کرتی ہے۔ انی اور میں نے ایسی ہی ایک ریل کے ڈبوں کو گننے کی کوشش کی۔ لیکن دونوں ہی ریلیں اتنی تیز رفتار سے چل رہی تھیں کہ ہم ہمیشہ گڑبڑا جاتے تھے۔

ریل سے عُمانہ نے جو منظر پہلے دن دیکھے تھے، اس میں اور دوسرے دن کے منظر میں کیا فرق تھا؟

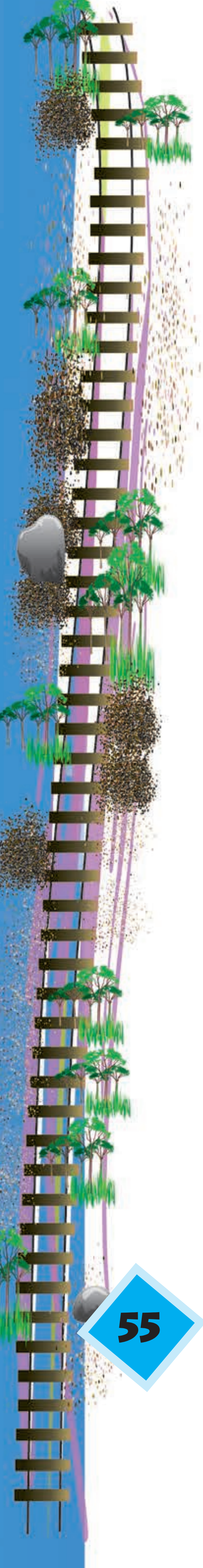

- عُمانہ نے کئی طرح کی سواریاں ریلوے کراسنگ پر دیکھیں۔ ان میں سے کون کون سی ڈیزل اور پیٹرول سے چلتی ہیں؟

- ریلوے کراسنگ پر سواریوں سے اتنا زیادہ دھواں اور شور شرابہ کیوں ہو رہا تھا؟

- ہم موٹر گاڑیوں کے شور کو کم کرنے اور پیٹرول اور ڈیزل کی بچت کے لیے کیا کر سکتے ہیں؟ اس پر تبادلۂ خیال کیجیے۔

گفتگو کیجیے

کبھی کبھی لوگ ریل کی پٹریوں کو پار کرتے ہیں حالانکہ کراسنگ بند ہوتی ہے۔ تم اس کے بارے میں کیا محسوس کرتے ہو؟

17 مئی

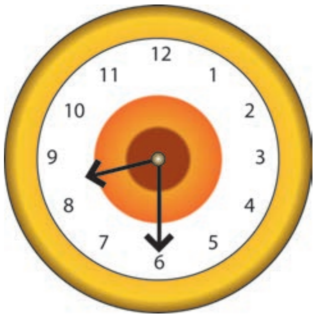

میں اپنی آنکھیں بند کر کے کھڑکی کے پاس بیٹھی تھی۔ اچانک چلتی ہوئی گاڑی کی آواز تبدیل ہو گئی — کھڈ، کھڈ، کھڈ۔ میں نے اپنی آنکھیں کھولیں۔ اندازہ لگاؤ میں نے کیا دیکھا؟ ہماری ٹرین ایک بہت بڑے دریا کو عبور کر رہی تھی، ایک بہت لمبے پل پر! چوں کہ وہ پل کو عبور کر رہی تھی لہذا اس کی آواز بہت مختلف لگ رہی تھی۔ پٹری کے نیچے زمین تو تھی ہی نہیں صرف پٹریاں تھیں اور پانی ہی پانی تھا۔ میں نے کھڑکی سے نیچے جھانکا، تو مجھے چکّر سا آنے لگا۔ دریا پانی سے لبالب بھرا ہوا تھا اور اس میں کچھ کشتیاں تھیں۔ کچھ ماہی گیروں کو بھی دیکھ سکتی تھی۔ کناروں پر میں نے ان کو ہاتھ ہلا کر متوجہ کیا،

لیکن مجھے معلوم نہیں کہ وہ مجھے دیکھ سکے یا نہیں۔

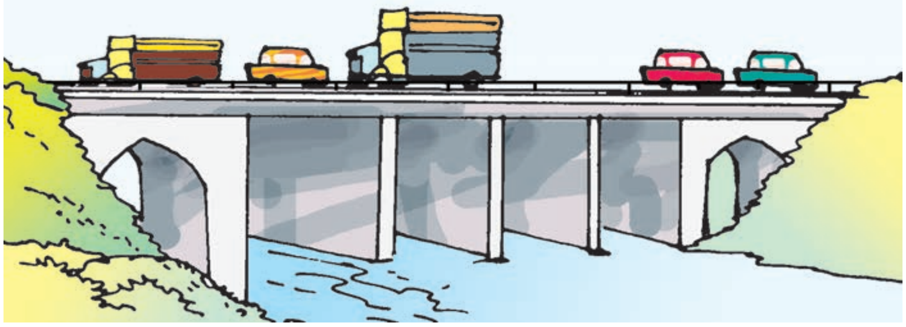

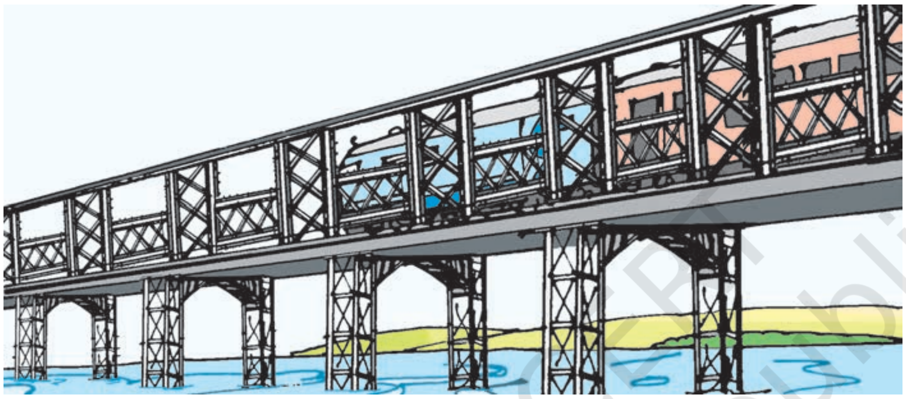

ہمارے پل کے ساتھ۔ ساتھ ایک اور پل بسوں اور موٹروں کے لیے بنا ہوا تھا۔ یہ ہمارے پل سے مختلف بنا ہوا تھا۔ میرا خیال ہے ہمارے والے پل کے اوپر سے گذرنا زیادہ دلچسپ تھا!

- کیا تم نے کوئی پل دیکھا ہے؟ کہاں؟

- کیا تم کبھی کسی پل پر سے گذرے ہو؟ کہاں؟

- پل کس کے اوپر بنا ہوا تھا؟

- تم نے پل کے نیچے کیا دیکھا؟

- معلوم کرو پل کیوں تعمیر کیے جاتے ہیں؟

17 مئی

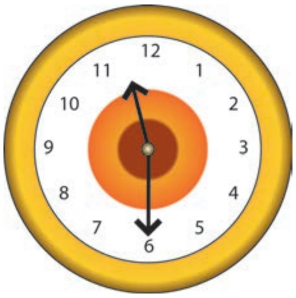

آخری کچھ گھنٹے نہایت پر جوش اور پر لطف رہے۔ صبح کے ناشتے کے بعد میں اوپر کی برتھ پر چڑھ گئی اپنے کامکس پڑھنے کے لیے۔ باہر بہت چمکدار دھوپ تھی۔ اچانک بالکل اندھیرا ہو گیا اور اندر کچھ خنکی بھی محسوس ہو رہی تھی۔ میں خوفزدہ تھی۔ پھر ریل میں بتّیاں جل گئیں۔ لیکن باہر بہت اندھیرا تھا۔ کسی نے کہا ''ہم ایک سرنگ میں سے گذر رہے ہیں۔ یہ پہاڑوں کے درمیان میں سے گذرتی ہے'' ایسا لگ رہا تھا جیسے سرنگ ختم ہی نہیں ہو گی۔ تب ہی اچانک ہم ایک بار پھر دن کی روشنی میں تھے۔ باہر چمکیلی دھوپ تھی اور ہریالی۔ ریل نے سرنگ کو عبور کر لیا تھا۔ اپا نے سمجھایا کہ ہم پہاڑ کی دوسری جانب تھے۔ اس کے بعد ہم چار نسبتاً چھوٹی سرنگوں سے گذرے۔ اب میں سرنگ کے اندر سے گذرنے سے لطف اندوز ہو رہی ہوں۔

کیا تم کبھی کسی سرنگ سے گذرے ہو؟ تم نے کیا محسوس کیا؟

کیرل سے گوا کے راستے میں کل ملاکر 2000 پل اور 92 سرنگیں ہیں۔ تم کیا سوچتے ہو، اتنی سرنگیں اور پل کیوں ہیں؟

- جب عُمانہ کی ریل گاڑی پُل کے اوپر سے گذر رہی تھی تو عُمانہ نے جو کچھ پل کے نیچے سے دیکھا تھا اسے تصور کرو اور اپنی کاپی میں اس کا نقشہ کھینچو۔

- تصور کرو کہ اگر راستے میں کوئی سرنگ اور پُل نہ ہوتے تو عُمانہ کی ریل گاڑی نے پہاڑوں اور دریاؤں کو کیسے پار کیا ہوتا؟

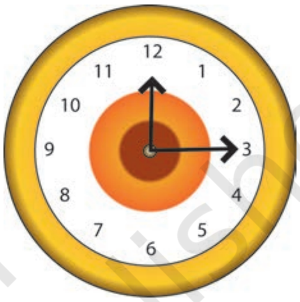

17 مئی

اب سہ پہر کا وقت ہے۔ دوپہر کے کھانے میں ہم نے اڈلی اور وڑا کھایا جو ہم نے اُڈپی اسٹیشن سے خریدا تھا۔ ہم نے کچھ کیلے بھی خریدے تھے۔ وہ بہت چھوٹے اور بہت ہی لذیذ تھے۔ باہر کا منظر ایک بار پھر تبدیل ہوگیا تھا۔ اب ہم بہت سارے ناریل کے درخت دیکھ سکتے تھے۔ اور ہر طرف ہرے بھرے کھیت۔ اماں کہتی ہیں کہ دھان کے کھیت ہیں۔ گھر اور گاؤں بہت مختلف لگ رہے ہیں۔ لوگوں کے لباس بھی، جیسے ہم احمد آباد میں دیکھتے ہیں، اس سے بہت مختلف دکھائی دے رہے ہیں۔ زیادہ تر لوگ سفید یا کریم رنگ کی دھوتیاں اور ساڑیاں زیب تن کیے ہوئے ہیں۔ بہت سے لوگ جو احمد آباد سے ہمارے ساتھ تھے، اتر چکے تھے۔ کچھ لوگ مختلف اسٹیشنوں سے ریل میں سوار بھی ہوئے تھے۔

سنیل کا خاندان کوزی کوڈ میں اترے گا۔ یہ چھ بجے کے قریب آئے گا۔ ہم نے ایک دوسرے کے پتے لے لیے ہیں اور احمد آباد میں ملنے کا پروگرام طے کرلیا ہے۔ تم لوگ بھی سنیل اور این کو پسند کروگے۔

- تم گھر میں کون کون سی زبانیں بولتے ہو؟

- گجرات سے کیرل جانے کے راستے میں عُمانہ کی ریل ہمارے ملک کی متعدد ریاستوں سے ہو کر گذری۔ معلوم کرو اور فہرست بناؤ کہ اس نے کون کون سی ریاستوں کو عبور کیا۔

- کیا تم نے کافی ناریل پانی پیا ہے؟ تمھیں یہ کیسا لگا؟ اسے بارے میں بات چیت کرو۔

- ناریل کے ایک درخت کی تصویر بناؤ اور کلاس میں اس کے بارے میں تبادلۂ خیال کرو۔

◎ معلوم کرو کہ کس ریاست میں یہ زبانیں بولی جاتی ہیں؟

زبان	یہ کہاں بولی جاتی ہے (ریاست)
ملیالم	
کونکنی	
مراٹھی	
گجراتی	
کنّڑ	

17 مئی

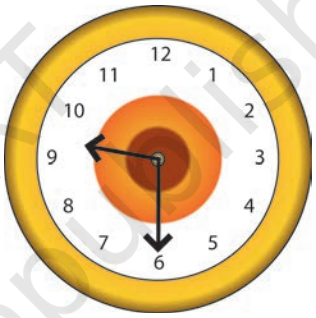

اب رات ہوگئی ہے۔ ہم نے بھی سامان باندھنا شروع کر دیا ہے۔ ریل تقریباً تین گھنٹے میں کوٹّا یم پہونچے گی۔ یہی وہ مقام ہے جہاں ہم کو اترنا ہے۔

آج رات ہم لوگ ولیمّا کے گھر جائیں گے۔ کل ہم بس کے ذریعے اموماّ کے گاؤں جائیں گے۔ ہم سب کافی تھکے ہوئے ہیں۔ آخر ہم سب دو دنوں سے ریل میں ہیں۔ کس قدر لمبا سفر رہا ہے یہ بھی! ہمیں بہت مزہ آیا۔ اب میں ڈائری اٹھا کر رکھ دوں گی۔ میں دوبارہ پھر لکھنا شروع کروں گی جب ہم امومّا کے گھر پہنچ جائیں گے۔

تم انھیں کیا کہہ کر بلاتے ہو؟

تمھاری ماں کی بہن کو ____________

تمھاری ماں کی ماں کو (والدہ کی والدہ کو) ____________

تمھارے والد کی بہن کو ____________

تمھارے والد کی والدہ کو ____________

استاد کے لیے: مختلف ریاستوں کی زبانوں، لباس، غذا اور زمین کے بارے میں معلومات اکٹھی کرنے میں بچوں کی مدد کریں۔ والدہ کی بڑی بہن کو ملیالم میں ولیمّا اور والدہ کی والدہ کو امومّا کہا جاتا ہے۔